از

تاجدار اہلسنت

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ

سلسلۂ اشاعت (۴۰)

مسائلِ روزہ

از

امام العلماء، سند الفقہاء، افضل الاتقیاء
تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰحضرت،
علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری
مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان،
(متوفی: ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ)

ناشر

رضا اسلامک مشن ڈی ۱۴۷/۳۱ مدنپورہ
دارالسی ۲۲۱۰۰۱ یوپی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ
فَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۚ فَمَن
تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن
كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (البقرہ ۲/۱۸۳، ۱۸۴)

ترجمہ مع تفسیر: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے
جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (اور تم
گناہوں سے بچو، کیوں کہ یہ کسرِ نفسی کا سبب اور متقین کا شعار ہے)

مسائل و فضائل :

مذکورہ آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے، روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت خورد و نوش و مجامعت ترک کر دے۔ (عالمگیری وغیرہ)

رمضان کے روزے شعبان ۲ھ کو فرض کیے گئے۔ (درمختار)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں، زمانۂ حضرت آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ ایام و احکام مختلف تھے، مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔

اس آیت (مذکورہ) میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا، تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے، اور بجائے اس کے ایام منہیہ (جن دنوں میں روزے منع ہیں) کے سوا دوسرے دنوں میں اس کی قضا کرے۔ ایام منہیہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں، دونوں عیدیں، اور ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں،

مسئلہ: مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں، جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہر الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبۂ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔

مسئلہ: جو بالفعل بیمار نہ ہو، لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ

وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہوجائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے،

مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنے یا بچے کی جان کا، یا اس کے بیمار ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی افطار جائز ہے۔

مسئلہ: جس مسافر نے طلوعِ فجر سے قبل سفر شروع کیا، اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے، لیکن جس نے بعدِ طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔

مسئلہ: جس بوڑھے مرد یا عورت کو اپنے پیرانہ سالی کے ضعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے، اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو "شیخ فانی" کہتے ہیں۔ اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے، اور ہر روزہ کے بدلے نصف صاع (دو کلو پینتالیس گرام) گیہوں یا گیہوں کا آٹا، یا اس سے دونے جَو، یا اس کی قیمت بطورِ فدیہ دے ـــــــ اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آگئی تو روزہ واجب ہوگا ـــــــ اگر شیخ فانی نادار ہو، اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور اپنے عفوِ تقصیر (کوتاہی کی معافی) کی دعا کرتا رہے۔

مسئلہ: اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے، لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے۔

(کنز الایمان مع خزائن العرفان از: اعلیٰحضرت امام احمد رضا و صدر الافاضل مولانا سید محمد الدین مرادآبادی، علیہما الرحمۃ والرضوان)

روزہ اور ماہ رمضان کے فضائل و برکات بہت ہیں ماہ رمضان المبارک

وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ۔ الآیۃ (البقرہ ۲ / ۱۸۵)

ترجمہ، رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُترا، لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی، اور فیصلہ کی روشن باتیں، تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔ (کنز الایمان)

اس کے معنی میں مفسرین کے چند اقوال ہیں۔

(۱) ـــــ یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان و شرافت میں قرآن پاک نازل ہوا۔

(۲) ـــــ یہ کہ قرآن کریم میں نزول کی ابتدا رمضان میں ہوئی۔

(۳) ـــــ یہ کہ قرآن بتمامہ رمضان مبارک کی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا۔ اور بیت العزت میں رہا۔ یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے، یہاں سے وقتاً فوقتاً حسب اقتضائے حکمت جتنا جتنا منظور الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے۔ یہ نزول تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں پورا ہوا ـــــ (خزائن العرفان)

اسلام میں اوّلاً صرف عاشورہ کا روزہ فرض تھا یعنی سال میں صرف ایک، پھر ہر مہینہ میں تین روزے فرض ہوئے۔ تیرہویں، چودہویں، پندرہویں چاند کی، پھر ماہِ رمضان کے روزے فرض ہوئے، اور اُن روزوں کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ (نور العرفان از مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمہ)

روزہ اور رمضان المبارک کے مزید فضائل و مسائل کے لیے فتاوی رضویہ و بہار شریعت حصہ پنجم کا مطالعہ کیا جائے۔ یہاں آئندہ صفحات پر سر دست مفتی اعظم ہند، تاجدار اہلسنت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ شاہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری قدس سرہ العزیز کا ایک نہایت مختصر مگر جامع مضمون شائع کیا جارہا ہے، جس میں روزہ کے ضروری مسائل نہایت اختصار کے ساتھ بیان کر دیے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ یہ مضمون اس اشتہار سے ماخوذ ہے، جو حضرت کی زندگی ہی سے برابر "جمعیت اصلاح و ترقی اہلسنت" سوداگران بریلی شریف سے شائع ہوتا ہے ——— اشتہار عموماً ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کی افادیت کے پیش نظر کتابی شکل میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی ایک مبارک تحریر محفوظ بھی ہو جائے۔

رضا اسلامک مشن مدنپورہ بنارس کی یہ پیشکش امید کہ پسند کی جائے گی۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اپنے گرانقدر تاثرات اور مفید مشوروں سے نوازیں ———

محمد عبد المبین نعمانی قادری

خادم دارالعلوم قادریہ، چریا کوٹ، مئو، (یوپی)

۲۰ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

رمضان المبارک اور روزے کی فضیلت
مع
مسائل ضروریہ

از: حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

یہ ماہ مبارک بڑی برکت اور بہت فضیلت والا ہے۔ مبارک وہ جو اس کی خیر و برکت حاصل کرے، اور محروم اور پورا محروم وہ ہے جو اس سے محروم رہے۔ اللہ و رسول کا بہت محبوب ماہ ہے اس کے بیانِ فضیلت کو یہ بس ہے کہ اس میں سرچشمۂ فضائل و برکات قرآن نازل ہوا۔ اللہ عزّ وجل نے فرمایا۔ ماہ رمضان وہ جس میں اتارا گیا قرآن۔ احادیث اس کے فضائل سے گونج رہی ہیں، اس میں آسمانِ جنّت و رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں مسلمان کی موت شہادت ہے۔ اس ماہ میں مستحب کام کا ثواب اور ماہ کے فرض جیسا، اور فرض ایسا جیسے اور دنوں کے ستّر فرض اس میں ایک رات ایسی ہے جو بزبانِ قرآن ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ روزہ گناہوں کا کفارہ ہے، روزہ کا ثواب بے حساب ہے روزہ دار کی دعا بوقتِ افطار رَد نہیں ہوتی۔ اور روزہ دار کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ جنت کا ایک دروازہ رَیّان روزہ داروں ہی کے لئے ہے۔ بے عذر رمضان میں علی الاعلان کھانے، پینے والے کے لئے حاکم اسلام کو قتل کا حکم ہے، آہ آج کتنے بے غیرت لوگ بر سرِ بازار رمضان کی حرمت کو پامال کرتے ہیں ——

چاند کی رویت :

شعبان سے ذی الحجہ تک ان پانچ ماہ کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْخَیْرِ وَالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی۔ ۲۹ شعبان کو چاند دیکھیں نظر آئے تو روزہ رکھیں، ورنہ ۳۰ دن پورے کرکے، یوں ہی ۲۹ رمضان کو، ورنہ ۳۰ دن پورے کرکے عید کریں۔ مطلع صاف نہ ہو تو جنہیں چاند نظر آئے ان پر ادا یہ شہادت کریں نے اس ماہ کا آج چاند دیکھا لازم، جہاں ایسا کوئی نہ ہو جس کے حضور شہادت دیں تو وہاں کے مسلمانوں کو جمع کر کے شہادت دیں۔ پھر مسلمان اس شہادت کو مان کر عمل کریں۔ عورت اگرچہ پردہ نشین ہو، شہادت کو حاکم اسلام کے یہاں حاضر ہو، خط تار، اشتہار، اخبار، ٹیلیفون، ریڈیو، سب بیکار۔ افواہِ بازار، یا دو چار کا کہیں سے آکر کہہ دینا کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے، سب ناقابلِ اعتبار۔ رویت درکار، ورنہ شہادتِ شرعیہ پر مدار۔ مسلمان احکامِ شرعیہ پر چلیں، اور اپنے قیاسات کو دخل نہ دیں، جب قوانینِ شرعیہ پر رمضان کا ہونا ثابت ہو تو روزہ رکھیں ــــــــ جب شوال ہونا ثابت ہو عید کریں۔

روزہ کی حقیقت :

دل، آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان، سب کا روزہ ہے، نہ کہ

منھ بند رہے، اور اعضاء گناہوں میں مشغول، اِمساکِ نفس از معصیان (نفس کو گناہوں سے روکنا) یہ روزہ تو ہر روز ہر آن کا ہے، رمضان میں اس کے ساتھ دن بھر کھانے، پینے، جماع سے روکنا نفس کو حقیقی روزہ ہے۔ خدا کی رحمت کے قربان کہ فرض بعض اتنے سے ادا ہو جاتا ہے کہ نفس کو حلال امور سے روکے، مگر جیسے نماز بے خضوع وخشوع بے روح ہے، یوں ہی ایسا روزہ کہ منھ بند ہا اور اعضاء گناہوں میں مشغول،

روزہ کی نیّت :

نیت کا وقت غروبِ آفتاب سے ضحوۂ کبریٰ تک ہے، ہر روزہ کے لئے ہر روز نیت لازم ہے۔ نیت زبان سے بہتر ہے، الفاظِ نیت شب سے کرے تو کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ ھٰذَا، میں نے نیت کی کہ اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا اللہ تعالیٰ کے لئے، اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ، میں نے آج اس رمضان کا فرض روزہ اللہ عزوجل کے لئے رکھا، یعنی صبح صادق سے نہ صرف اس وقت سے نیت کر کے سو گیا پھر شب میں اٹھ کر کھایا پیا تو پہلی نیت کافی ہے جدید کی حاجت نہیں، سحری نیت ہے جبکہ کھاتے وقت یہ ارادہ نہ ہو کہ کل روزہ نہ رکھوں گا۔

سحری :

سحری کا وقت صبح صادق تک ہے۔ سحری کھانا سنت و موجب

برکت ہے، تاخیر سحری سنت ہے مگر اتنی نہ ہو کہ شک ہو جائے صبح کو شب کا مطلقاً چھٹا یا ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے منتہائے سحری لکھ دیتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے، سحری کھا کر اور یہ لکھے الفاظ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ کہنا مستحب ہے سحری ضرور کی جائے۔ اگرچہ ایک چلو پانی ہی میسر ہو۔

اِفطار :

اِفطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے، غروب کا غالب گمان ہونے پر افطار کر لیا جائے، ابر میں جلدی نہ کی جائے۔ نماز سے پہلے افطار کریں۔ کھجور، چھوارے یہ نہ ہوں تو پانی سے، ان تینوں سے درست ہے۔ کھانے میں مشغول ہو کر نماز میں تاخیر نہ کریں۔ مرد جماعت کھانے کی وجہ سے نہ چھوڑیں، آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ وقتِ افطار یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔

تراویح :

۲۰ رکعت ہر شب سنت مؤکدہ ہیں۔ ہر غیر معذور مرد و عورت کیلئے جماعت بھی سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور مسجد بھی، مسجد میں جو فضیلت ہے گھر میں جماعت کی وہ فضیلت نہیں، نیت سُنّت تراویح کریں، یا قیام اللیل، یا سنت وقت کی۔ مطلق صلوٰۃ کی نیت نہ کریں۔ تراویح کا وقت

فرض عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ قبل وتر پڑھیں یا بعد
وتر، مگر خلاف سے بچنے کو پہلے ہی پڑھیں، ہر چار رکعت کے بعد چار
رکعت کی قدر استراحت مستحب ہے۔ اسی عرصہ میں تین بار پڑھیں۔
سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْحَيِّ
الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ
وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ چاہیں تو
صرف کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھیں، یا سُبْحٰنَ اللّٰہ، سُبْحٰنَ اللّٰہ
کہتے رہیں، قیام پر قدرت رکھنے والا بیٹھ کر نہ پڑھے، کمزور شخص جس
قدر کھڑے ہو کر ادا کر سکے کھڑے ہو کر پڑھے، جس نے فرض جماعت
سے نہ پڑھے وہ تراویح جماعت سے پڑھ لے، وتر تنہا پڑھے، تراویح
کی قضا نہیں کہ دوسری شب میں آج کی پڑھ لیں گے۔

ختم قرآن عظیم:

تراویح میں ایک بار سنت مؤکدہ ہے، دو بار در فضیلت، سہ بارہ
افضل، تلاوت قرآن پاک پر اجرت لینا دینا حرام ہے۔ حافظ بے اجرت
نہ مل سکے تو اس سے وقت مقرر کر کے وقت کی اجرت ٹھہرا لیں، اور
صاف کہہ دیں کہ ختم قرآن کی کوئی اجرت نہ ہوگی۔ پھر اسے بطور انعام
جو چاہیں دیں، داڑھی منڈانے والے، یا حد شرع سے کم کرنے والے
فاسق ہیں ان کو امام نہ بنایا جائے، مسافر کو روزہ افضل ہے، مگر جبکہ

اس سے بہت گرانی اور تکان لاحق ہو۔ یوں ہی مریض جبکہ اس کا مرض اس سے بڑھے یا دیر پا ہو، نابالغ کے پیچھے تراویح جائز نہیں۔

اِعتکاف:

اکیسویں شب چاندرات تک پچھلے عشرہ اعتکاف مسجد جماعت میں سنت کفایہ ہے کہ شہر میں کوئی نہ کرے تو سب ملزم ٹھہریں گے۔

مُفسِدات:

قصداً اگر روزہ یاد ہوتے ہوئے کھایا، پیا، جماع کیا، بھول کر کھا ہی رہا تھا، روزہ یاد آنے پر سحری کھا رہا تھا، صبح صادق ہونے پر منہ کا نوالہ یا گھونٹ نگل گیا تو روزہ جاتا رہا، قضا و کفارہ دونوں واجب ہو گئے

نابالغ پر جب دن میں بالغ ہو، مسافر پر جب دن میں مقیم ہو، واجب ہے کہ پورے دن روزہ دار کی طرح رہیں۔

مکروہات:

جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ، کوسنا، ناحق ایذا دینا، بیہودہ و فضول بکنا، چیخنا چلانا، شطرنج، جوا، تاش وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیلنا یا کوئی تماشا دیکھنا، مباشرت فاحشہ، عورت کا ہونٹ یا زبان چوسنا اگر انزال یا جماع میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو عورت کا بوسہ لینا، یا چھونا یا کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ، پانی میں ریاح خارج کرنا، پچھنے لگوانا، بے عذر کسی چیز کا چکھنا، چبانا، پیچھے خوب زور دیکر استنجا کرنا، انجکشن لگوانا، ضعف کے اندیشے کی حالت میں فصد کھلوانا،

بے عذر کسی چیز کے چکھنے یا چبانے سے مراد یہ ہے کہ حلق سے

میں دوا ڈالنے، مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ـــــ مسواک کرنا روزے میں بھی سنت ہے۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر:

سفر شرعی مرض بڑھنا یا دودھ پلانا، حمل و خوف و اکراہ و نقصان عقل جہاد دھا ایسا بوڑھا کہ روز بروز کمزور ہو، نہ اب رکھنے پر قادر نہ بظاہر آئندہ قادر ہو سکے گا۔ ہر روزہ کے بدلے فدیہ دے۔ اگر گرمیوں میں نہ رکھ سکتا ہو تو اب افطار کرے جاڑوں میں روزہ رکھے۔ فدیہ دیتا رہا پھر قادر ہو گیا تو قضا لازم، فدیہ صدقہ نفل ہو گیا۔

روزہ کا فدیہ:

ہر روزہ کے بدلے ہر روز دونوں وقت مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا یا صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دینا۔

روزہ کا کفّارہ:

باندی غلام آزاد کرنا (یہ یہاں کہاں) یہ نہیں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھنا، اس کی بھی طاقت نہ ہو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

صدقہ فطر:

مالک نصاب پر واجب ہے کہ اپنی اور اپنے بچوں کی طرف سے

بریلی کی پکی تول سو کے سیر سے گیہوں پونے دو سیر الحمدی ہو اور مساکین کو
دے، یا جو ساڑھے تین سیر ایک روپیہ ہو قیمت بھی دے سکتا ہے اور
یہی احسن ہے۔ ۔۔۔ ۸۰ تولہ سے گیہوں ۲ کلو ۵۴ گرام، اور جو
۴ کلو ۹ گرام ہے۔ روزہ شک اگر ۲۹ شعبان کو بوجہ ابر و غبار رویت نہ
ہو تو اگلے دن ۳۰ شعبان ہی کبھی جانے، جب تک کہ ثبوت شرعی
سے رویت ہلال ثابت نہ ہو تمام لوگ ضحوہ کبریٰ تک کہ بریلی میں ۱۱
بجکر ۲۱ منٹ ہے بے نیت روزہ نفل روزہ دار رہیں۔ اگر ضحوہ
کبریٰ سے پہلے شرعاً رویت ثابت ہو جائے تو رمضان کے روزہ
کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں، اور اس کے بعد اگر رویت ثابت ہو
اگرچہ بعد رمضان تو بعد رمضان ایک روزے کی قضا رکھیں۔ خواص
اس دن خالی نفل کی نیت سے روزہ رکھیں۔ یہ وہم بھی نہ لائیں کہ اگر
آج رمضان ہے تو ہمارا یہ روزہ فرض ہے۔ بزنیت نفل کا قصد ہو
اگر ثبوت صحیح شرعی سے اس کا روزہ ثابت ہو جائے تو یہ روزہ خود
ہی رمضان میں محسوب ہوگا۔

ترکیب نمازِ عیدالفطر:

پہلے یوں نیت کرے، نیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر
واجب کی، چھ زائد تکبیروں کے ساتھ، اس امام کے پیچھے، کعبہ شریف
کی طرف منہ کرکے واسطے اللہ تعالیٰ کے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جا کر
تکبیر پڑھ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، پھر دو مرتبہ کانوں تک ہاتھ لے جا
کر تکبیر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے، پھر تیسری بار ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ

رضا اسلامک مشن بنارس

کی

اشاعتی خدمات

① ــــ مسائل تراویح	از بہار شریعت
② ــــ فضائلِ عاشورار	ماخوذ
③ ــــ اچھے ماحول کی برکتیں	از مولانا محمد الیاس رضوی
④ ــــ فضائلِ رمضان المبارک	از مولانا جمال مصطفےٰ قادری
⑤ ــــ فضائلِ شب برارت	از مولانا محمد عبد المبین نعمانی
⑥ ــــ امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت	از مولانا کوثر نیازی
⑦ ــــ آخری بدھ کی شرعی حیثیت	مجموعہ فتاویٰ
⑧ ــــ وسوسے اور ان کا علاج	از مولانا محمد الیاس قادری
⑨ ــــ مسائل روزہ	از، سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان
⑩ ــــ اختیارِ نبوت	از، علامہ مفتی عبید الرحمٰن صاحب رشیدی (زیر طبع)

رضا اسلامک مشن بنارس

کے

اغراض و مقاصد

- مسلک اہلسنت وجماعت کے مطابق اسلامی افکار ونظریات کی تبلیغ کرنا۔
- علمائے اہلسنت بالخصوص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے دینی واصلاحی اور علمی کتب ورسائل کی اشاعت کرنا۔
- معاشرے میں پھیلی ہوئی فکری بے راہ روی اور بدعملی کے خلاف جدوجہد کرنا۔
- مسلمانوں کے قلوب واذہان میں عشق مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) اور عقیدت اولیاء اللہ کی جوت جگا کر ایک روحانی انقلاب برپا کرنا۔
- مادیت، الحاد اور عقائد فاسدہ کے مضر اثرات سے مسلم قوم کو متنبہ کرنا، نماز روزوں اور حج وزکوٰۃ کی فرضیت واہمیت کو اجاگر کر کے دینی بیداری لانا۔
- ہر اٹھتے ہوئے سوالوں کو امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔
- دینیات اور دیگر علوم وفنون کے ذخیرہ کتب پر مشتمل ایک لائبریری کا قیام۔

مذکورہ بالا اغراض ومقاصد کی تکمیل سے آپ کو دلچسپی ہو تو پورے حوصلے کے ساتھ شریک سفر ہو جائیں اور ہمارا بھرپور تعاون کریں